

روزه

کی

اہمیت - اقسام - احکام



اعداد

منصور احمد المدنی

مراجعة

محمد سلیم ساجد المدنی

ابوالمکرم عبد الجلیل

Tel: 4488905 Fax: 2950006
P.o.Box: 255018 Al-Riyadh: 11353
e-mail: info@senalah.com

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد
وتوعية الجاليات بالصناعة القديمة

The Islamic Center at OLD SENALAH

WWW.SENALAH.COM



مزید استفادہ کے لئے

For more benefits



YOUTUBE USERNAME:

Mansoor Ahmed Madani



FACEBOOK PAGE USERNAME:

Mansoor Madani



INSTAGRAM USERNAME:

mansoorahmedmadani



TWITTER USERNAME:

Mansoor Ahmed Madani



WHATSAPP NO.:

+966-509877981



TELEGRAM NO.:

+966-509877981

روزہ

کی

اہمیت - اقسام - احکام

اعداد
منصور احمد المدنی

مراجعة
ابوالمکرم عبدالجلیل
محمد سلیم ساجد المدنی

طباعت و اشاعت

دفتر تعاون برائے دعوت و ارشاد - ضاعیہ قدیم
فون ۳۲۸۸۹۰۵ پوسٹ بکس ۲۵۵۰۱۸ ریاض ۱۱۳۵۳
خرج روڈ، مملکت سعودی عرب

رحمت کی برکھا

مومنو پھر آگئی البیلی رت رمضان کی
 اس مہینے کی یہ عظمت خوب سے ہے خوب تر
 آؤ پھر، لوٹیں تراویح و تلاوت کے مزے
 یوں تو نیکی کا صلہ ہے دس سے لے کر سات سو
 قدر کی شب کا عمل خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ہے
 جھوٹ، غیبت، افترا کی شعلہ گفتاری کہاں؟
 عاشقِ افطار پر واجب ہوئی ہے دو خوشی
 ہے زکوٰۃ و فطرہ سے افلاس کے ماروں کی عید
 رحمت باری کی یہ حیرت نوازی دیکھئے

مومنو خوشبو بسالو ذہن میں ایمان کی
 خالق احسن نے بخشی روشنی قرآن کی
 خلد آرا ہے فضا تقویٰ کے چمنستان کی
 اور روزے کا جزا مرضی پہ ہے رحمان کی
 فیض گستر ہے نظر اللہ کے احسان کی
 دال گلتی ہی نہیں ہے فتنہ شیطان کی
 ایک دیدارِ خدا، اک لطف دسترخوان کی
 مسکراتی ہے جوانی شفقتِ انسان کی
 ہے بشارت روزہ داروں کے لئے ریان کی

حیرت بستوی

عن هذا الكتاب

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين وبعد:

فقد راجعت بتوفيق من الله عزوجل كتاب ,, الصيام: فضله وأنواعه وأحكامه,, بالأردنية، والذي قام بإعداده فضيلة الأخ الداعية / منصور أحمد المدني مترجم مكتب الدعوة بالصناعية القديمة بالرياض، فوجدته مختصرا نافعا بالغافي الدقة واستعمال الأسلوب الأمثل والأسهل، ممتازا في ترتيب المحتويات وتنسيقها.

ومن الأسف أن عامة الكتب المؤلفة في الصيام - للجالية الناطقة بالأردنية - تخلو عن ذكر صيام النفل والتطوع على الوجه المطلوب، والمؤلف المذكور قد لاحظ هذا الأمر ومن ثم اعتنى ببيان أنواع الصيام المستحب الواردة في الأحاديث الصحيحة، وهذا جهد مشكور وهدية قيمة للجالية الناطقة بالأردنية.

هذا، وقد طبع هذا الكتاب على نفقة بعض المحسنين. حفظهم الله تعالى. تحت رعاية ,,دار الثقافة,, بمركز السلام التعليمي

الخيرى، تلسى فور-يوبى- الهند فى عام ١٤٢٥هـ، وقد قام بتأسيس المركز المذكور فضيلة الشيخ الداعية منصور أحمد المدني / حفظه الله تعالى، وقد حظى هذا الكتاب بالقبول والإقبال من القراء، فسرعان ما نفذت النسخ المطبوعة له. والآن تجده فى صبغة جديدة من طباعة مكتب الدعوة والإرشاد بالصناعية القديمة. جزى الله القائمين بالمكتب خير الجزاء. وإننى إذ أشكر وأقدر لجهود المؤلف أوصى من بيده الأمر بطباعة هذا الكتاب المختصر القيم ونشره وتوزيعه، سائلاً المولى سبحانه وتعالى أن يجزل الأجر والمثوبة لمؤلفه وكل من ساهم فى مراجعته وطباعته ونشره، وأن يجعله نافعا للخاصة والعامّة، إنه ولي التوفيق.

وصلّى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين وسلم
تسليماً كثيراً.

كتبه :

محمد سليم ساجد المدني النيبالى

مترجم المكتب التعاونى للدعوة والإرشاد بغرب الديره بالرياض

١ / ٨ / ١٤٢٨ هـ

حرفِ آغاز

الحمد لله والصلاة والسلام على رسول الله وعلى آله
وصحبه ومن والاه ، أما بعد :

روزہ اسلام کی ایک فرض عبادت بھی ہے اور خوش بختوں کے لئے سعادت بھی، تقویٰ و رضاء الہی کے حصول کا ایک اہم ذریعہ بھی ہے اور بندہ کو رب سے قریب کرنے کا وسیلہ بھی، نفس کی پاکیزگی و طہارت کا ایک قیمتی نسخہ بھی ہے اور خواہشات و شہوات سے حفاظت کا ہتھیار بھی، گناہ و معصیت کے لئے کفارہ بھی ہے اور عذاب جہنم سے بچاؤ کے لئے ڈھال بھی، اخلاق و کردار کو سنوارنے کا ایک انمول آلہ بھی ہے اور سعادت دارین کے حصول کا باعث بھی، غیظ و غضب کے فساد سے حفاظت کا ضامن بھی ہے اور زہد و تقویٰ و فکر آخرت کا داعی بھی۔

آج کی بھاگم بھاگ اور دوڑ دھوپ کی اس مشغول زندگی میں ہر شخص کو عدم فراغ کا شکوہ ہے، موٹی کتابیں بطور ہدینہ ہی دیکھ کر ہی گھبراہٹ پیدا

ہو جاتی ہے، قارئین کی عدیم الفرستی اور ہجوم کار کے پیش نظر صالح نوجوان، فاضل مدینہ یونیورسٹی، برادر محترم شیخ منصور احمد المدنی حفظہ اللہ تعالیٰ نے بڑے ذوق و لگن کے ساتھ یہ مفید و قیمتی کتابچہ تیار کیا ہے، جس میں موصوف نے روزے کی فضیلت، شروط، اور اقسام وغیرہ کے علاوہ اس سے متعلق اہم سوالات و جوابات کو نہایت ہی دل کش اور مہذب انداز میں پیش کیا ہے۔

الحمد للہ، سلام ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر سینٹر تلسی پور، بلراپور، یوپی انڈیا، کے زیر نگرانی، دارالثقافہ، کی کدوکاوش اور نگرانی میں پہلی بار ۲۰۰۴ء میں اس کتاب کی طباعت ہوئی، (واضح رہے کہ مذکورہ سینٹر کے بانی و مؤسس فضیلۃ الشیخ / منصور احمد المدنی / حفظہ اللہ تعالیٰ ہیں) عام قارئین کی مقبولیت اور پذیرائی اس کتاب کو حاصل ہوئی اور بہت جلد اس کے نسخے ختم ہو گئے۔ کتاب کی اہمیت اور مقبولیت کے پیش نظر دفتر تعاون برائے دعوت و ارشاد۔ صناعیہ قدیم نے اسے دوبارہ چھاپنے اور عام کرنے کا بیڑہ اٹھایا

ہے، اس وقت جو نسخہ آپ کے ہاتھ میں ہے وہ مذکورہ دعوت سینٹر کا مرہون منت ہے، اللہ تعالیٰ اس سینٹر کے سارے ذمہ داران کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ موصوف کی اس سنجیدہ اور معقول کاوش کو قبول فرمائے، انہیں مزید توفیق بخشے اور اس قیمتی مجموعہ کو مقبول خاص و عام بنائے۔ (واللہ ولی التوفیق)

و صلی اللہ علی نبینا محمد و علی آلہ و صحبہ أجمعین .

محتاج دعا

محمد سلیم ساجد المدنی / دھنوشا - نیپال

دفتر دعوت و ارشاد غرب الدیرہ - ریاض

۱/۸/۱۳۲۸ھ - ۱۳/۸/۲۰۰۷ء

بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مقدمہ

الحمد لله وحده ، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده ،
وعلى آله وصحبه ، أما بعد :

روزہ ایک محکم فریضہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے گزشتہ امتوں کی طرح
امت محمدیہ پر بھی مقرر کیا ہے تاکہ لوگ اسلام کے اس رکن کو ادا کر کے
دنیا و آخرت کی بھلائیوں سے مستفید ہوں ، اور جب آدمی رضاء الہی کے
لئے کھانے پینے اور مباشرت سے رک جاتا ہے اور اپنے آپ کو اللہ کی
بندگی میں مشغول کر دیتا ہے ، تو اللہ تعالیٰ اسے تقویٰ کی راہ پر ڈال دیتا ہے۔
جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى
الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ (البقرہ : ۱۸۳)

”اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے

لوگوں پر فرض کیا گیا تھا، تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔“

روزہ اسلام کا چوتھا رکن ہے، انسان اپنی محبوب چیز کو استعمال کرنے سے باز رہے اسی کو روزہ کہتے ہیں۔ یعنی عبادت کے ارادہ سے صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے، پینے، بیوی سے مجامعت کرنے اور دیگر روزہ توڑ دینے والی چیزوں کو ترک کر دینا۔ رمضان کا روزہ ہر مسلمان بالغ، عاقل اور طاقت رکھنے والے مقیم پر فرض ہے۔

یہ بہت ہی مختصر انداز میں روزے کے احکام، اس کے شروط، واجبات سنن، فوائد، روزے کی نیت، فرض روزے، نفلی روزے، مکروہ اور ممنوع، روزے وغیرہ پر مشتمل ایک کتابچہ ہے جسے استفادہ کی خاطر کتاب و سنت اور اہل علم کے اقوال کی روشنی میں بہت ہی اختصار کے ساتھ آپ کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے، اس کتاب کی ترتیب میں قرآن و احادیث کے بعد سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ کی (تحفة الإخوان بأجوبة مهمة تتعلق بأركان الإسلام) اور (ارکان الإسلام) اور فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کی (أحكام

الصیام و فتاوی الاعتکاف) اور (فتاوی أركان الإسلام) اور فضیلۃ الشیخ ابوبکر جابر الجزازی حفظہ اللہ کی (منہاج المسلم) اور فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح المنجد حفظہ اللہ کی (سبعون مسألة في الصيام) وغیرہ کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے۔

ناسپاسی ہوگی اگر اپنے مشفق استاد جناب فضیلۃ الشیخ ابوالمکرم عبدالجلیل رحمہ اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ادا نہ کروں، جنہوں نے اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود ہر موڑ پر اور خاص طور سے اس کتابچہ کو ترتیب دینے میں اپنے خاص مشوروں سے نوازا اور اس کے مراجعہ پر اپنا قیمتی وقت بھی صرف کیا۔ اسی طرح جناب فضیلۃ الشیخ محمد سلیم ساجد المدنی حفظہ اللہ بھی شکر یہ کے مستحق ہیں جنہوں نے اس کتابچہ کا نہایت عرق ریزی کے ساتھ مراجعہ کیا اور مفید مشوروں سے نوازا۔ اور ان تمام احباب کا بھی شکر یہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے کسی بھی قسم کا تعاون کر کے اس کار خیر میں حصہ لیا۔

الحمد للہ ۲۰۰۴ء میں،، سلام ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر سینٹر تلسی پور، بلراپور، یوپی انڈیا،، نے،، دارالثقافہ،، سے اس کتاب کے تین ہزار نسخے

چھپوا کر ہندوستان کے مختلف صوبوں میں فری تقسیم کیا ہے، اور آپ جیسے خیر خواہوں کے تعاون سے اب تک اردو اور ہندی زبان میں مختلف موضوعات پر اس سینٹر سے تقریباً اٹھارہ ہزارہ کتابیں یو پی، دلی، بنگلور، ممبئی اور رتناگیری وغیرہ کے مختلف مقامات پر فری تقسیم کی جا چکی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ اس کتاب کو ہر خاص و عام کے لئے نفع بخش بنائے، اور اس میں کسی بھی طرح سے شرکت کرنے والوں کے لئے آخرت میں ذریعہ نجات بنائے، آمین۔

ربنا تقبل منا إنک أنت السميع العليم ، و صلی اللہ وسلم
علی عبدہ ورسولہ نبینا محمد وعلی آلہ و صحبہ أجمعین

دعاؤں کا طالب

منصور احمد المدنی

دفتر دعوت وارشاد ضاعیہ قدیم - ریاض

فون: 4488905 - پوسٹ بکس 255018 - ریاض 11353

خرج روڈ - مملکت سعودی عرب

۲۵ / رجب ۱۴۲۸ھ - ۸ / اگست ۲۰۰۷ء

روزے کی فضیلت

عن سهل بن سعد رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال :
 «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ : الرِّيَّانُ ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ ، يُقَالُ : أَيْنَ
 الصَّائِمُونَ ؟ فَيَقُومُونَ ، لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ ، فَإِذَا
 دَخَلُوا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ ،»

حضرت سهل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریان کہا جاتا ہے، قیامت کے دن اس سے صرف روزے دار داخل ہونگے، ان کے سوا اس سے کوئی داخل نہیں ہوگا۔ کہا جائے گا: روزے دار کہاں ہیں؟ تو وہ کھڑے ہوں گے (اور اس سے داخل ہو جائیں گے) ان کے سوا اس سے کوئی اور داخل نہیں ہوگا۔ جب وہ داخل ہو جائیں گے تو اسے بند کر دیا جائے گا، پھر کوئی اور اس سے داخل نہیں ہوگا“ (بخاری و مسلم)۔

اور فرمایا:

”مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ رَحَّحَ اللَّهُ وَجْهَهُ
عَنِ النَّارِ بِذَلِكَ الْيَوْمِ سَبْعِينَ خَرِيفًا،“

”جو شخص اللہ عزوجل کے راستہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کا چہرہ اس دن کے عوض جہنم سے ستر سال دور کر دے گا“ (بخاری و مسلم).

روزہ کے واجب ہونے کی شرطیں:

① اسلام کا ہونا: اس لئے کہ کافر جب تک مسلمان نہ ہو جائے اس پر روزہ واجب نہیں۔

② عقل مند ہونا: اس لئے پاگل شخص پر روزہ واجب نہیں یہاں تک کہ اس کے ہوش و حواس درست ہو جائیں۔

③ بالغ ہونا: اس لئے کم سن پر روزہ واجب نہیں یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے۔ لیکن اگر کم سنی کے باوجود اس کے اندر طاقت ہے تو عادت ڈالنے کے لیے روزہ رکھنے کو کہا جائے گا۔

④ طاقت کا ہونا: اس لئے کسی عاجز و مجبور انسان پر جیسے پیرانہ سالی یا ایسا

مرض جس سے شفا یابی کی امید نہ ہو روزہ واجب نہیں، لیکن ایسا شخص ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا۔

روزہ کے صحیح ہونے کی شرطیں

- ① اسلام کا ہونا: اس لئے کافر کا روزہ صحیح نہیں۔
- ② عقل کا ہونا: اس لئے مجنون اور پاگل کا روزہ، صحیح نہیں۔
- ③ تمیز کا ہونا: اس لئے چھوٹے بچے کا روزہ صحیح نہیں یہاں تک کہ وہ صحیح اور غلط کے مابین تمیز کر سکے۔
- ④ عورت کا حالت حیض میں نہ ہو: اس لئے حیض سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔
- ⑤ عورت کا حالت نفاس میں نہ ہونا: اس لئے نفاس سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔
- ⑥ نیت کرنا: ہر دن صبح صادق سے پہلے رات کو ہی فرض روزے کے لئے نیت کرنا، کیونکہ بغیر نیت کے روزہ صحیح نہیں ہوتا، اور نیت کی جگہ دل ہے۔

روزے میں مسنون امور (روزہ کی سنتیں)

- ① سحری فجر سے تھوڑی دیر پہلے تک موخر کرنا۔
- ② غروب آفتاب کے بعد افطار میں جلدی کرنا۔
- ③ اعمال صالحہ کا بکثرت ادا کرنا، خصوصاً پنجوقتہ نمازوں کی باجماعت ادائیگی، زکاۃ کے مال کا مستحقین تک پہنچانا، نقلی نمازیں، صدقات، تلاوت قرآن، اور دعاء و استغفار بکثرت کرنا۔
- ④ روزہ دار کو جب کوئی گالی دے تو کہے کہ (إِنِّي صَائِمٌ) ”میں روزے سے ہوں“۔
- ⑤ افطار کے وقت دعا کرے۔
- ⑥ اگر میسر ہو تو رطب (تازہ کھجور) سے افطار کرے بصورت دیگر تمر (خشک کھجور) سے افطار کرے اور اگر تمر بھی میسر نہ ہو تو پانی سے افطار کرے۔

روزے کی نیت

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ“،
 ”اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے“۔ نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد اس بات
 پر دلالت کرتا ہے کہ انسان اپنے تمام نیک اعمال میں سب سے پہلے پر
 خلوص نیت کرے کیونکہ ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق بدلہ ملے گا۔ نیت کا
 معنی ”ارادہ“ ہے اور ارادہ دل سے کیا جاتا ہے زبان سے نہیں، اس لئے
 زبان سے ادا کرنے کی ضرورت نہیں، اور نیت کا زبان سے ادا کرنا رسول
 اللہ ﷺ کی سنت یا صحابہ کرام کے عمل سے ثابت نہیں۔ اس لئے نیت
 دل سے کی جائیگی نہ کہ زبان سے پڑھی جائے گی۔

فرض روزے کی نیت

فرض روزے کی نیت فجر سے پہلے کرنا ضروری ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

”مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ“.

”جس نے فجر سے پہلے روزے کی نیت نہ کی اس کا روزہ نہیں“ (ابوداؤد، ترمذی)

نفل روزے کی نیت

نفل روزے کی نیت زوال سے پہلے کسی بھی وقت کر سکتے ہیں،

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

”دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟ فَقُلْنَا: لَا، قَالَ: فَإِنِّي إِذْ ذُنُ صَائِمٌ، ثُمَّ أَتَانَا يَوْمًا آخَرَ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْدِي لَنَا حَيْسٌ، فَقَالَ: أُرِينِيهِ فَلَقَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا، فَأَكَلْتُ“.

”ایک دن نبی کریم ﷺ میرے گھر تشریف لائے اور پوچھا: کیا تمہارے پاس کچھ [کھانے کو] ہے؟ ہم نے کہا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا تو میں روزے سے ہوں، پھر کسی دوسرے دن نبی کریم ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! حیس [حلوہ] کا تحفہ آیا ہے، فرمایا: تو لاؤ میں صبح سے روزہ تھا، پھر رسول اللہ ﷺ نے کھا لیا“۔ (مسلم)

فرض روزے

① اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى
الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾

” اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے

لوگوں پر فرض کیا گیا تھا، تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو“۔ (البقرہ: ۱۸۳)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

” بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ
مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ
الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ“.

”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا

کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا

کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا“۔ (بخاری و مسلم)

کسی عذر کی بنا پر روزہ نہ رکھنے والوں کے احکام

- ① مریض اور مسافر کا روزہ: ایسا مریض جس کا مرض اس کو ضرر پہنچائے اور ایسا مسافر جس کے لئے قصر ہے ان دونوں کا روزہ نہ رکھنا افضل ہے، اور دونوں پر بعد میں قضا ہے، اور اگر روزہ رکھ لے تو کفایت کر جائیگا۔
- ② عورت حالت حیض و نفاس میں روزہ نہیں رکھے گی اور بعد میں اس پر قضا ہے اور اگر ان دونوں حالتوں میں روزہ رکھ لیا تو کافی نہیں ہوگا۔
- ③ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت: اگر ان دونوں صورتوں میں روزہ رکھنے سے بچہ کو خطرہ لاحق ہے، تو ایسی عورت روزہ نہیں رکھے گی اور بعد میں چھوڑے ہوئے دنوں کی قضا کرے گی، نیز روزانہ ایک مسکین کو کھانا کھلائے گی، اور اگر روزہ رکھ لیا تو کفایت کر جائیگا، اور اگر ان دونوں صورتوں میں اس کے نفس پر ضرر پہنچنے کا خطرہ ہے تو روزہ نہیں رکھے گی، اور بعد میں صرف اس کی قضا کرے گی۔
- ④ روزہ رکھنے سے مجبور شخص: جو شخص بڑھا پے کی وجہ سے یا کسی ایسے مرض کی وجہ سے روزہ رکھنے سے معذور ہو جس سے شفا یا بی کی امید نہ ہو، تو ایسا شخص افطار کریگا اور ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا۔

روزہ توڑنے والی چیزیں

- ① ہمبستری کرنا: اگر کسی ایسے شخص نے جس پر رمضان کا روزہ واجب ہے، دن میں قصداً ہمبستری کر لی تو اس پر قضا اور کفارہ مغلظہ ہے، یعنی غلام آزاد کرے، اگر غلام نہ ملے تو مسلسل دو ماہ کے روزے رکھے، اور اگر اس کی بھی طاقت نہیں تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔
- ② قصداً کھانا پینا: اگر کوئی شخص قصداً کھاپی لے تو روزہ فاسد ہو جائیگا، لیکن اگر بھول چوک سے ایسا ہوا ہے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔
- ③ طاقت کا انجکشن لگوانا: طاقت کا انجکشن لگوانے سے جو کھانے پینے کے قائم مقام ہو روزہ فاسد ہو جائیگا، چونکہ وہ کھانے پینے کے مترادف ہے، لیکن اگر طاقت کا انجکشن نہ ہو تو اس کا روزہ فاسد نہیں ہوگا۔
- ④ حالت بیداری میں مشمت زنی یا مباشرت یا بوس و کنار کے ذریعہ منی نکالنے سے بھی روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔
- ⑤ حیض و نفاس کا خون آنے سے بھی روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔

⑥ جان بوجھ کر قے کرنے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے، ہاں اگر خود بخود قے ہو جائے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

⑦ مرتد ہونے سے بھی روزہ فاسد ہو جاتا ہے، یعنی اگر کوئی شخص اسلام سے پھر جائے تو اس کا روزہ فاسد ہو جائیگا۔ (اللہ تعالیٰ سب کو اس سے محفوظ رکھے)

شبِ قدر

اس کے معنی عزت والی رات کے ہیں، اور محاورے میں رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں پانچ طاق راتوں میں سے ایک رات کو شبِ قدر کہتے ہیں، اور وہ ایسی رات ہے جس میں عبادت کرنا ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے، اللہ تعالیٰ نے اس رات کو بہت ہی عظمت و فضیلت بخشی ہے، شبِ قدر کی عظمت و اہمیت کو بیان کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا: آپ کو کیا معلوم ہے کہ لیلة القدر (شبِ قدر) کیا ہے؟ لیلة القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے یعنی ایک لیلة القدر (شبِ قدر) تو اسی سال چار ماہ سے بہتر ہے، کیونکہ شبِ قدر وہ مقدس رات ہے جس میں ہر امر حکیم کا فیصلہ ہوتا ہے اور اس سال ہونے والے تمام امور کی بحکم الہی تقدیر مرتب ہوتی ہے۔ یعنی اس رات میں آنے والے سال کی بابت موت و حیات اور وسائل زندگی کے فیصلے لوح محفوظ سے اتار کر فرشتوں کے سپرد کر دیئے جاتے ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ﴾ * أَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا إِنَّا كُنَّا

مُرْسَلِينَ ﴿

ترجمہ: اسی رات میں ہر ایک مضبوط کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ ہمارے پاس

سے حکم ہو کر ہم ہی ہیں رسول بنا کر بھیجنے والے۔ (الدخان: ۵،۴)

اس رات سے متعلق متعدد احادیث وارد ہیں، یہاں بطور نمونہ چند

احادیث کا ذکر کیا جاتا ہے :

»عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ

قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ»۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص

ایمان کے ساتھ طلب ثواب کے لئے شب قدر میں قیام کرتا ہے، اس کے

پہلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری)

»عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ، - أَيِ الْعَشْرِ الْأَخِيرَةِ مِنْ رَمَضَانَ، -

شَدَّ مِئْزَرَهُ ، وَأَحْيَا لَيْلَهُ ، وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ»۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب (رمضان کا آخری) عشرہ شروع ہو جاتا تو رسول اللہ ﷺ اپنی کمر کس لیتے، رات بھر جاگتے رہتے اور اپنی بیویوں کو بھی جگاتے۔ (بخاری و مسلم)

»عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:
تَحَرُّوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ،»

ترجمہ: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

شب قدر کو آخر کی سات راتوں میں تلاش کرو۔ (مسلم)

»عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ
قَالَ: مَنْ كَانَ مُلْتَمِسَهَا فَلْيَلْتَمِسْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ،»

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جو شخص شب قدر تلاش کرنا چاہے وہ آخر کی دس راتوں میں تلاش کرے۔ (مسلم)

آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سے کون سی رات شب قدر ہے اس میں

بہت اختلاف پایا جاتا ہے، اس کے متعلق مولانا صفی الرحمن صاحب مبارکپوری رحمہ اللہ نے ”بلوغ المرام من أدلة الأحكام“ کی شرح (۱/۲۵۷) تحریر فرماتے ہیں:

”شب قدر کے تعین میں اختلاف کیا گیا ہے، حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری میں چالیس اقوال نقل کئے ہیں مگر ان میں راجح اور زیادہ قوی قول یہ ہے کہ شب قدر آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سے ایک رات ہے اور وہ منتقل ہوتی رہتی ہے، کبھی اکیس، کبھی تیس، کبھی پچیس، کبھی ستائیس اور کبھی انتیس کی رات کو اور جن روایات میں بڑے جزم سے تعین کا ذکر ہے جیسے بعض میں ستائیس اور بعض میں اکیس اور بعض میں تیس کا ذکر ہے تو یہ اس لئے کہ اس سال اسی رات شب قدر تھی نہ کہ ہمیشہ شب قدر اسی رات ہوگی۔ اس بارے میں اختلاف کا سبب بھی درحقیقت یہی ہے۔“

صدقہ فطر

انسانی کمزوریوں کی وجہ سے روزہ کی حالت میں بھی انسان کچھ لغویات اور گناہوں کا مرتکب ہو جاتا ہے، اور یہ فعل روزے کی مقبولیت میں رکاوٹ بن سکتا ہے، اس لئے نبی کریم ﷺ نے ان لغزشوں اور گناہوں کے کفارہ کے لئے صدقہ فطر کا حکم دیا ہے، صدقہ فطر کے لئے صاحب نصاب ہونا ضروری نہیں ہے۔

مسلمانوں پر صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے، اس لئے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ:

”فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ، صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكْرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ“

ترجمہ ”رسول اللہ ﷺ نے غلام اور آزاد، مرد اور عورت، چھوٹے اور بڑے سب مسلمانوں پر صدقہ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فرض کیا

ہے۔ (بخاری و مسلم)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

»فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِلصَّائِمِ مِنَ
الْغُفْرِ وَالزَّفَفِ، وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِينِ، فَمَنْ آدَاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ
فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُولَةٌ، وَمَنْ آدَاهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ
الصَّدَقَاتِ،.»

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر روزہ دار کی لغویات اور فحش گوئی
سے روزہ کو پاک کرنے کے لئے اور مساکین کو کھانا کھلانے کے لئے فرض
کیا ہے۔ جو اسے نماز عید سے پہلے ادا کر دے وہ تو مقبول ہے، اور جو
نماز عید کے بعد دیا جائے تو یہ عام صدقوں میں سے ایک صدقہ ہے۔
(اسے ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور حاکم نے صحیح کہا ہے)

صدقہ فطر نماز عید سے پہلے ادا کرنا چاہئے، اور اس کی مقدار شہر میں جو
غلہ رائج ہے اس کا ایک صاع ہے، جو گرام کے حساب سے تقریباً تین کلو
گرام ہوتا ہے، اس کے مستحق وہی لوگ ہیں جو زکاة کے مستحق ہیں صدقہ

فطر اسی شہر کے فقراء کو دیا جائے جس میں وہ رہ رہا ہو۔ صدقہ فطر غلہ کی صورت میں دینا ضروری ہے، قیمت کا نکالنا جائز نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے غلہ کا حکم دیا ہے نہ کہ قیمت کا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کے مطابق صدقہ فطر عید سے صرف ایک دن یا دو دن پہلے نکالنا جائز ہے، اس سے پہلے نہیں۔

نفل روزے

① شوال کے چھ روزے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اتَّبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ
الدَّهْرِ“

” جس نے رمضان کے روزے رکھے، پھر اس کے ساتھ ہی شوال

کے چھ روزے رکھے تو اس کو ہمیشہ روزہ رکھنے کا ثواب ملے گا۔“ (مسلم)

② یومِ عرفہ: یعنی نویں ذوالحجہ کا روزہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ” صَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ يُكَفِّرُ سَنَتَيْنِ
مَاضِيَةً وَمُسْتَقْبَلَةً“ .

” نویں ذوالحجہ کا روزہ گزشتہ ایک سال اور آنے والے ایک سال کے

گناہوں کا کفارہ ہے“ (مسند احمد)

③ عاشورہ کا روزہ: [عاشورہ کا روزہ دو دن رکھنا چاہیے، نویں اور

بیسویں محرم یا دسویں اور گیارہویں محرم]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: „صَوْمُ عَاشُورَاءَ يُكَفِّرُ سَنَةً مَاضِيَةً“،

”دسویں محرم کا روزہ گزشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے۔“

(مسند احمد)

④ ماہ شعبان کے ابتدائی پندرہ دنوں میں روزہ رکھنا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: „مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ إِلَّا رَمَضَانَ ، وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ مِنْهُ صِيَامًا فِي شَعْبَانَ“.

”رمضان المبارک کے علاوہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو پورا مہینہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا اور شعبان کے مہینہ سے زیادہ کسی اور مہینہ میں روزے رکھتے بھی میں نے نہیں دیکھا“ (بخاری، مسلم)

⑤ سوموار [پیر] اور جمعرات کے دن کا روزہ:

„عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَأَجِبُ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ“.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سوموار اور جمعرات کو لوگوں کے اعمال اللہ کے حضور پیش کئے جاتے ہیں لہذا میں چاہتا ہوں کہ جب میرے اعمال اللہ تعالیٰ کے ہاں پیش کئے جائیں تو میں روزہ کی حالت میں رہوں“۔ (ترمذی)

⑥ ایام بیض: یعنی عربی ماہ کی [۱۳، ۱۴، ۱۵] تاریخ کا روزہ :

”عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانٌ إِلَى رَمَضَانَ فَهَذَا صِيَامُ الدَّهْرِ“.

”حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر ماہ کے تین روزے اور رمضان کے روزے ایک رمضان کے بعد دوسرے رمضان تک ثواب کے اعتبار سے ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہیں“۔ (مسلم)

⑦ ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں کے روزے رکھنا :

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ” ذوالحجہ کے دس دنوں سے بڑھ کر کوئی

دن نہیں جس میں نیک عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہو۔ لوگوں نے کہا: ”

اے اللہ کے رسول اللہ کے راستے میں جہاد بھی نہیں؟“ فرمایا: ”اللہ کے راستے میں جہاد بھی نہیں، الا یہ کہ کوئی شخص اپنی جان و مال کے ساتھ جہاد میں چلا جائے اور پھر ان [دونوں میں سے] کچھ واپس نہ لائے۔ یعنی شہید ہو جائے۔ (بخاری)

⑧ نفل روزوں کے لئے ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا سب سے افضل طریقہ ہے :

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”إِنَّ أَحَبَّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ، وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ، كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ، وَكَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا“.

”اللہ تعالیٰ کو روزوں میں داود علیہ السلام کے روزے سب سے زیادہ پسند ہیں، اور نمازوں میں بھی داود علیہ السلام کی نماز سب سے زیادہ پیاری ہے، وہ نصف رات سوتے اور ایک تہائی قیام کرتے اور پھر چھٹا حصہ سوتے، اور اسی طرح ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے“۔ (بخاری، مسلم)

مکروہ روزے

① حاجی کا میدان عرفات میں یوم عرفہ کا روزہ رکھنا :

” حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرفہ کے دن نبی کریم ﷺ کو روزہ رکھے ہوئے سمجھا تو میں نے آپ کے پاس دودھ بھیجا جسے آپ نے پی لیا۔ اس وقت آپ عرفات میں خطبہ دے رہے تھے، - (بخاری و مسلم)

② صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنا:

” عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَصُومُ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ أَوْ يَصُومَ بَعْدَهُ“.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی صرف جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے، اگر رکھنا چاہے تو اس کے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد ملا کے رکھے۔ - [یعنی جمعرات اور جمعہ یا پھر

جمعہ اور ہفتہ [مسلم]

③ صرف ہفتہ [سینچر] کے دن کا روزہ رکھنا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”لَا تَصُومُوا يَوْمَ السَّبْتِ إِلَّا فِيمَا افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَإِنَّ لَمْ يَجِدْ أَحَدَكُمْ إِلَّا لِحَاءٍ عِنْبَةٍ أَوْ عُودَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضُغْهُ“۔

”صرف سینچر کا روزہ سوائے فرض روزے کے نہ رکھو، اگر کھانے کو اور چیز

نہ ملے تو انگور کی لکڑی یا کسی درخت کی چھال ہی چبا لو“۔ (ترمذی)

ممنوع روزے

① عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنا :

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”هَذَا أَنْ يَوْمَانِ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صِيَامِهِمَا يَوْمٌ
فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَالْيَوْمُ الْآخِرُ تَأْكُلُونَ فِيهِ مِنْ
نُسُكِكُمْ“.

”نبی کریم ﷺ نے ان دونوں دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے، پہلا دن جب تم روزے ختم کرتے ہو اور دوسرا دن جب تم قربانی کا گوشت کھاتے ہو (یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن)“ (بخاری)

② ایام تشریق [۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ] کے روزے رکھنا :

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

”لَمْ يُدَخَّصْ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ أَنْ يُصَمَّنَ إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدْ
الْهَدْيَ“.

”ایام تشریق (ذی الحجہ کی ۱۱، ۱۲، ۱۳ تاریخ) میں کسی آدمی کو روزہ رکھنے کی

اجازت نہیں دی گئی سوائے اس حاجی کے جو قربانی دینے کی طاقت نہ رکھتا ہو“ (بخاری)

③ عورت کا حیض اور نفاس کے دنوں میں روزہ رکھنا:

نبی ﷺ نے فرمایا:

”الْيَسَّ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ؟ ... فَذَلِكَ مِنْ نَقْصَانِ دِينِهَا“.

”کیا ایسا نہیں ہے کہ جب عورت کو حیض آتا ہے، تو نہ وہ نماز پڑھتی ہے

اور نہ ہی روزہ رکھتی ہے؟.... یہی اس کے دین کا کم ہونا ہے۔ (بخاری)

④ خاوند کی موجودگی میں بیوی کا اس کی اجازت کے بغیر نفل روزہ رکھنا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ يَوْمًا وَاحِدًا وَرَوَّجَهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ إِلَّا رَمَضَانَ“.

”رمضان کے علاوہ عورت خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے

بغیر ایک دن بھی روزہ نہ رکھے“۔ (مسند احمد)

⑤ مسلسل روزے رکھنا:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا،، لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدُ ،، .
 ”جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے کوئی روزہ نہ رکھا“ (بخاری)

⑥ شعبان کی تیس تاریخ کو شک کی بنیاد پر روزہ رکھنا:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

،، مَنْ صَامَ يَوْمَ الشَّكِّ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ ،، .

”جس نے شک کے دن کا روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی

کی“ (بخاری و مسلم)

فائدے

- ① روزے دار پر واجب ہے کہ وہ ایمان و یقین کے ساتھ صرف طلبِ ثواب کی نیت سے روزہ رکھے۔
- ② روزہ رکھنے والا ناپاکی کی حالت میں بھی نیت کر سکتا ہے، اور پھر طلوعِ فجر کے بعد غسل کر لے، اسی طرح سے حیض یا نفاس والی عورت اگر صبح صادق کے طلوع ہونے سے کچھ پہلے پاک ہو جائے تو اسی وقت روزے کی نیت کر لے گی، اور بعد میں غسل کرے گی۔
- ③ روزے دار کو چاہیے کہ وہ اپنے اکثر اوقات اعمالِ صالحہ کے ادا کرنے میں گزارے، جیسے نماز، تلاوتِ قرآن، ذکر و اذکار اور دعاء و استغفار وغیرہ۔
- ④ وہ مریض اور مسافر جس کے لئے رمضان میں افطار کرنا جائز ہے اس کے لئے مباح نہیں کہ ان دنوں میں دوسرے روزے رکھے۔
- ⑤ اگر کوئی شخص اس غرض سے سفر کرے کہ اس کے لئے افطار کرنا جائز ہو جائے تو ایسی صورت میں اس کا سفر کرنا اور افطار کرنا دونوں حرام ہے،

اور اس پر روزہ رکھنا واجب ہے۔

⑥ ماہ رمضان کا صدقہ افضل صدقہ ہے۔

④ روزہ بہت سارے امراض کا علاج ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے

فرمایا: ((صوموا تصحوا)) روزہ رکھو تندرست ہو جاؤ گے۔



روزے سے متعلق کچھ اہم سوالات و جوابات

سوال ۱:

اگر کسی شخص نے کلی کیا اور منہ میں جمع پانی کو باہر پھینک دیا، لیکن باقی رہ جانے والی تری اور تھوک کو نگل گیا، تو اس کے روزہ کا کیا حکم ہے؟

جواب:

اس کے منہ کے اندر باقی رہ جانے والی تری اور تھوک کو نگلنے سے اس کے روزہ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ (بخاری)

سوال ۲:

اگر کسی شخص نے ماہ رمضان میں جنابت کی حالت میں صبح کی تو اس کے روزے کا کیا حکم ہے؟

جواب:

اس کا روزہ صحیح ہوگا، کیونکہ غسل جنابت کو طلوع فجر کے بعد تک مؤخر کیا جاسکتا ہے، مگر نماز کے لئے غسل کرنے میں جلدی کرنی چاہیے۔ (شیخ محمد

بن صالح المنجد)

سوال ۳:

اگر کسی شخص نے عذر شرعی کی بنا پر ماہ رمضان میں افطار کر لیا، لیکن غروب آفتاب سے پہلے ہی اس کا وہ عذر زائل ہو گیا، تو کیا باقی ماندہ وقت میں وہ کھانے پینے سے رک جائے گا یا کھاتا پیتا رہے گا؟

جواب:

ایسی صورت میں وہ کھاتا پیتا رہے گا۔ (فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین)

سوال ۴:

ایک شخص رمضان کے مہینہ میں دن کے کسی حصہ میں سو گیا، اور اسے احتلام ہو گیا، تو ایسی صورت میں وہ روزہ رکھے گا یا توڑ دے گا؟

جواب:

ایسے شخص کا روزہ صحیح ہوگا، اس کے روزے پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ (شیخ محمد

بن صالح المنجد)

سوال ۵:

کیا سرمہ لگانے اور کان اور آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب:

سرمہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اسی طرح کان اور آنکھ میں دوا ڈالنے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا ہے۔ (فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین)

سوال ۶:

اگر کوئی شخص سفر کی حالت میں روزہ رکھتا ہے اور اس روزہ کی وجہ سے اس کو کوئی دشواری پیش نہیں آتی، تو کیا ایسا کرنے میں اس پر کوئی گناہ ہے؟

جواب:

اللہ کے رسول ﷺ سے جب اس مسئلہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

”یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے رخصت ہے تو جس نے اس پر عمل کیا اس نے اچھا کیا اور جسے (حالت سفر میں) روزہ رکھنا ہی پسند ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں“ (مسلم)

سوال ۷:

اگر کسی نے مقیم ہونے کی حالت میں روزہ شروع کیا پھر دن کے کسی وقت

سفر پر نکل گیا، تو وہ روزہ توڑ دے گا یا باقی رکھے گا؟

جواب:

اگر وہ چاہے تو روزہ توڑ سکتا ہے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے مطلق سفر کو روزہ نہ رکھنے کی رخصت کا سبب قرار دیا ہے۔ (شیخ محمد بن صالح المنجد)

سوال ۸:

اگر سحری کھانے کے دوران ہی اذان شروع ہو جائے تو فوراً رک جانا ضروری ہے یا اذان ختم ہونے تک کھاپی سکتے ہیں؟

جواب:

موذن کے بارے میں اگر یہ معروف ہو کہ وہ طلوع فجر کے ساتھ ہی اذان دیتا ہے تو ایسی صورت میں کھانے پینے سے فوراً رک جانا ضروری ہے، لیکن اگر کلینڈر کے اعتبار سے ظن و قیاس سے اذان دی جائے تو ایسی صورت میں اذان کے دوران کھانے پینے میں کوئی حرج نہیں۔ جیسا کہ

آپ ﷺ نے فرمایا:

”بلال رات میں اذان دیتے ہیں سو کھاؤ اور پیو، یہاں تک کہ ابن ام مکتوم

اذان دیں“ لیکن اہل ایمان کو اس حدیث کا خیال رکھنا چاہیے، جس میں آپ نے فرمایا:

”جو چیز تمہیں شبہ میں ڈالے اسے چھوڑ دو اور جو شبہ میں ڈالنے والی نہ ہو اسے لے لو“

اور فرمایا: ”جو شخص شبہات سے بچ گیا اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچا لیا“

لیکن اگر یہ بات متعین ہو کہ موذن کچھ رات باقی رہنے پر ہی طلوع فجر سے پہلے لوگوں کو آگاہ کرنے کے لئے اذان دیتا ہے، جیسا کہ حضرت بلال کرتے تھے تو ایسی صورت میں دوران اذان کھاتے پیتے رہنے میں کوئی حرج نہیں، یہاں تک کہ طلوع فجر کے ساتھ اذان دینے والے موذن کی اذان شروع ہو جائے۔ (سماۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز)

سوال ۹:

اگر کوئی لڑکی بالغ ہوئی لیکن شرم کی وجہ سے اپنے گھر والوں پر ظاہر نہیں کی اور برابر روزہ چھوڑتی رہی تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب:

ایسی لڑکی کو تو بہ کرنی چاہیے اور اس پر چھوڑے ہوئے روزوں کی قضا لازم ہے۔ (شیخ محمد بن صالح المنجد)

سوال ۱۰:

اگر کسی عورت کو رمضان کے مہینہ میں دن ہی میں خون آنے کا احساس ہوا لیکن مغرب کی نماز کے بعد خون باہر نکلا تو اس روزے کا کیا حکم ہے؟

جواب:

اگر افطار سے پہلے خون ظاہر نہیں ہوا تو اس دن کا روزہ صحیح سمجھا جائے گا۔ (شیخ محمد بن صالح المنجد)

سوال ۱۱:

اگر حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو روزہ رکھنے کی صورت میں اسے یا بچہ کو خطرہ لاحق ہو تو کیا وہ روزہ توڑ سکتی ہے؟ اور کیا ایسی عورت کو قضاء کرنی ہوگی یا کفارہ دینا کافی ہو جائے گا؟

جواب:

حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتیں مریض کے حکم میں ہیں، اگر روزہ رکھنے سے ان پر یا بچہ پر خطرہ ہو تو روزہ توڑ سکتی ہیں، اور بعد میں جب وہ روزہ رکھنے کے لائق ہو جائیں تو مریض کی طرح چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کر لیں۔ بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتوں کو ہر دن کے بدلے ایک ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہوگا، لیکن یہ ضعیف اور مرجوح قول ہے۔ (سماۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز)

سوال ۱۲:

اگر کوئی عورت حیض یا نفاس سے رات میں پاک ہوگئی اور اس نے رات ہی میں صبح کے روزے کی نیت بھی کر لی، لیکن اس نے فجر کے بعد غسل کیا، تو ایسی صورت میں اس کا روزہ صحیح ہوگا یا نہیں؟

جواب:

اس بات پر تمام علماء کا اتفاق ہے کہ اس کا روزہ صحیح ہوگا۔ (شیخ محمد بن صالح المنجد)

سوال ۱۳:

حائضہ عورت پر روزے کی قضا واجب ہے جبکہ نماز کی قضا واجب نہیں،
ایسا کیوں ہے؟۔

جواب:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب اس کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے
فرمایا:

”ہمیں عہد نبوی میں حالت حیض میں صرف روزہ کی قضا کا حکم دیا جاتا اور
نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا“۔ (مسلم)

سوال ۱۴:

اگر کسی عورت کا حمل اس وقت ساقط ہوا جب بچے کی شکل و صورت بننا
شروع ہو چکی تھی جیسے سر، ہاتھ وغیرہ ظاہر ہونے لگے تھے، تو ایسی عورت
نفاس والی عورت مانی جائے گی یا نہیں اور اس کے روزے کا کیا حکم ہے؟

جواب:

ایسی صورت میں وہ عورت نفاس والی مانی جائے گی، اور وہ روزہ نہیں رکھے

گی بلکہ بعد میں قضا کرے گی۔ (شیخ محمد بن صالح المنجد)

سوال ۱۵:

شب قدر کی علامتیں کیا ہیں؟

جواب:

شب قدر کی بعض علامات یہ ہیں کہ وہ ایک پرسکون رات ہوتی ہے، مومن کو اس سے انشراح صدر اور اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے، بھلائی کے کاموں میں وہ نشیط ہو جاتا ہے، اس کی صبح آفتاب صاف و شفاف طلوع ہوتا ہے، اس کی کرنیں نہیں ہوتی ہیں۔ (فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین)

سوال ۱۶:

اگر کسی شخص نے رمضان کے مہینہ میں دن میں اپنی بیوی سے زبردستی جماع کر لیا، جبکہ بیوی کسی بھی طرح سے راضی نہ تھی، تو ایسی صورت میں بیوی کا کیا حکم ہے؟

جواب:

اگر بیوی بالکل راضی نہیں تھی تو اس پر کوئی کفارہ نہیں، اس دن کی قضا کر لینا

اس کے لیے بہتر ہے۔ (شیخ محمد بن صالح المنجد)

سوال ۱۷:

اگر کسی شخص نے روزے کی حالت میں بھول کر کھاپی لیا تو کیا اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا؟۔

جواب:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص روزہ کی حالت میں بھول کر کھاپی لے تو اسے اپنا روزہ پورا کرنا چاہئے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا اور پلایا ہے“ (بخاری و مسلم)

سوال ۱۸:

اگر کسی شخص نے رمضان میں اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرنے کا ارادہ کیا لیکن اس سے پہلے کچھ کھاپی کر روزہ توڑ دیا پھر جماع کیا، تو ایسے شخص پر روزے کی قضا ہے یا کفارہ مغلظہ؟

جواب:

اگر کسی نے ایسا کیا تو اس کا جرم بہت سخت ہے کیونکہ اس نے رمضان کی

حرمت کی دو مرتبہ پامالی کی، ایک مرتبہ کھانا کھا کر، دوسری مرتبہ جماع کر کے، کفارہ مغلظہ اس پر اور زیادہ ضروری ہے۔ (شیخ محمد بن صالح المنجد)

سوال ۱۹:

ایسا شخص جس پر روزہ فرض ہے اگر اس نے جان بوجھ کر اپنی بیوی سے جماع کر لیا لیکن انزال نہیں ہوا تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب:

صورت مذکورہ میں انزال منی ہو یا نہ ہو اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا، ایسا شخص دن کا باقی وقت بغیر کھائے پئے گزارے اور اس پر توبہ، قضا اور کفارہ

مغلظہ ہے۔ (شیخ محمد بن صالح المنجد)

سوال ۲۰:

اگر کوئی شخص طلوع فجر سے دس پندرہ منٹ پہلے بطور احتیاط کھانے پینے سے رک جاتا ہے تو اس کا ایسا کرنا کیسا ہے؟

جواب:

اس کا یہ فعل بدعت ہے۔ (شیخ محمد بن صالح المنجد)

سوال ۲۱:

کیا جان بوجھ کر قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب:

اگر آدمی جان بوجھ کر قے کرے یعنی اپنے معدہ سے کھانا نکال دے تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا، اور اگر بغیر ارادہ اسے قے ہوگئی تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”جس شخص پر قے غالب آگئی اس پر کوئی قضا نہیں، اور جس نے جان بوجھ کر قے کیا تو وہ (روزہ کی) قضا کرے۔ (فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین)

سوال ۲۲:

اگر کوئی شخص ایسی جگہ پر ہے جہاں کوئی بھی چیز افطار کرنے کے لئے دستیاب نہیں ہے، ایسی صورت میں اس نے اپنی انگلی کو چوس کر افطار کر لیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب:

اگر روزہ دار افطار کے لئے کوئی چیز نہ پائے تو دل سے ہی افطار کی نیت

کر لے، اپنی انگلی نہ چوسے، جیسا کہ بعض عوام کرتے ہیں۔ (شیخ محمد بن صالح المنجد)
سوال ۲۳:

سورج پوری طرح سے ڈوب چکا، لیکن افق میں کافی سرخی موجود ہے، ایسی حالت میں افطار کرے یا سرخی غائب ہونے تک انتظار کرنا بہتر ہے؟
جواب:

سورج پوری طرح غائب ہو جائے تو بغیر کسی انتظار کے افطار کیا جائے گا۔
(شیخ محمد بن صالح المنجد)

سوال ۲۴:

جو شخص کسی مرض کی وجہ سے رمضان کا روزہ نہ رکھ سکا اور پھر رمضان کے بعد انتقال کر گیا، کیا اس کی طرف سے روزوں کی قضا کی جائے گی یا مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے گا؟

جواب:

ایسا شخص جو رمضان کے بعد بیماری ہی کی حالت میں انتقال کر جائے تو اس کے روزوں کی نہ تو قضا ہے اور نہ مساکین کو کھانا کھلانا ہے، کیونکہ وہ شرعا

معذور ہے، ہاں وہ مریض جس نے شفا یابی کے بعد سستی و کاہلی کی وجہ سے روزوں کی قضا نہیں کی، پھر انتقال کر گیا، ایسے شخص کے اقرباء کو چاہیے کہ وہ اس کی طرف سے روزہ کی قضا کریں۔ (سماۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز)

سوال ۲۵:

کیا واجب روزہ رکھنے والا (جیسے قضا، نذریہ یا کفارہ کا روزہ) اپنی مرضی سینفل روزے کی طرح دن میں کسی بھی وقت روزہ توڑ سکتا ہے؟

جواب:

واجب روزہ رکھنے والے کے لئے ضروری ہے کہ اس کو پورا کرے، بغیر غدر کے اس کا روزہ توڑنا جائز نہیں۔ (شیخ محمد بن صالح المنجد)

سوال ۲۶:

جس شخص نے کسی مرض کی وجہ سے روزہ چھوڑ دیا، اور اس کی قضا کے لئے شفا کی امید لگائے ہوئے ہے، لیکن بعد میں یہ مرض دائمی بن گیا، تو مذکورہ صورت میں مریض کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب:

ایسے مریض پر واجب ہے کہ ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔
(شیخ محمد بن صالح المنجد)

سوال ۲۷:

اگر کسی نے رمضان کے چھوڑے ہوئے روزے کی قضا نہیں کی یہاں تک کہ دوسرا رمضان آ گیا اور اس کے پاس کوئی عذر بھی نہیں تھا، تو ایسے شخص کے لئے روزوں کی قضا اور توبہ کر لینا کافی ہے یا اس کے ساتھ ہی کفارہ بھی دینا ہوگا؟

جواب:

ایسے شخص کو چھوڑے ہوئے روزوں کی قضا کرنے کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے سچی توبہ کرنی ہوگی اور ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہوگا۔ لیکن اگر وہ کسی مرض یا سفر کی وجہ سے معذور تھا، یا عورت حمل یا رضاعت (بچہ کو دودھ پلانے) کی وجہ سے معذور تھی اور روزہ رکھنا اس کے لئے دشوار تھا، تو ایسی صورت میں چھوڑے ہوئے روزوں کی صرف قضا کرنی ہوگی۔ (ساتھ

الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز)

سوال ۲۸:

اگر کسی شخص نے دانتوں میں تکلیف محسوس کی اور طبیب کے پاس جانے کے بعد اس نے دانتوں کی صفائی کر دی، یا دانتوں میں کچھ بھر دیا، یا کسید انت کو اکھاڑ دیا، تو کیا اس سے روزہ پر کوئی اثر پڑتا ہے؟ اور اگر ڈاکٹر نے دانت سن کرنے کا انجکشن دیدیا، تو کیا اس سے روزہ متاثر ہوتا ہے؟

جواب:

مذکورہ صورت پیش آنے سے روزہ کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا، بلکہ یہ چیز معفو عنہ ہے، البتہ اس کے لئے یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ دوا یا خون کا کچھ حصہ نکل نہ جائے، اسی طرح مذکورہ انجکشن سے بھی روزہ کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا، کیونکہ یہ کھانے پینے کے حکم میں نہیں ہے، اور روزہ کا صحیح اور درست ہونا ہی اصل ہے۔ (سماۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز)

سوال ۲۹:

اگر روزے دار کے دانت سے خون نکل آئے تو کیا اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا؟

جواب:

دانت سے خون نکلنے کی وجہ سے روزہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا، لیکن جہاں تک ممکن ہو خون نکلنے سے بچنا چاہیے۔ (فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین)

سوال ۳۰:

روزہ دار کے جسم سے اگر خون نکل جائے، مثلاً نکسیر پھوٹ جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ اور کیا روزہ دار کے لئے روزہ کی حالت میں چیک اپ کے لئے خون نکلوانا جائز ہے؟

جواب:

روزہ دار کے جسم سے اگر خون نکل جائے، مثلاً نکسیر پھوٹ جائے تو اس سیر روزہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا، اسی طرح سے بوقت ضرورت چیک اپ کے لئے خون نکلوانے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ (سماۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز)

فہرست عناوین

صفحہ نمبر	نمبر شمار
3.....	1 رحمت کی برکھا
4.....	2 عن ہذا الکتاب
6.....	3 حرف آغاز
9.....	4- مقدمہ
13.....	5- روزے کی فضیلت
14.....	6- روزہ کے واجب ہونے کی شرطیں
15.....	7- روزہ کے صحیح ہونے کی شرطیں
16.....	8- روزے میں مسنون امور
17.....	9- روزے کی نیت
18.....	10- فرض روزے کی نیت
19.....	11- نفل روزے کی نیت

- 12- فرض روزے 20
- 13- کسی عذر کی بنا پر روزہ نہ رکھنے والوں کے احکام 21
- 14- روزہ توڑنے والی چیزیں 22
- 15- شبِ قدر 24
- 16- صدقہء فطر 28
- 17- نفل روزے 31
- 18- مکروہ روزے 35
- 19- ممنوع روزے 37
- 20- فائدے 40
- 21- روزے سے متعلق کچھ اہم سوالات و جوابات 42
- 22- فہرست 59



باللغة العربية

الصيام

فضله وأنواعه وأحكامه

إعداد

منصور أحمد ماضي



مراجعة

محمد سليم ساجد المدني

أبو المكرم عبدالجليل

هاتف: ٤٤٨٨٩٠٥ فاكس: ٢٩٥٠٠٠٦

ص ب: ٢٥٥٠١٨ الرياض: ١١٣٥٣

e-mail: info@senaiah.com

المكتب التعاوني للصحة والإرشاد
وتوعية الجاليات بالصناعة القديمة

The Islamic Center at OLD SENAIAH

WWW.SENAIAH.COM

